کالے کپڑے پہننا کیسا ہے؟

اسلام میں مرد اور عورت دونوں کے لیے کالے کپڑے پہننا جائز ہے چاہے دونوں کپڑے کالے ہوں یا ایک مثلاً قمیص شلوار یا کرتا پائجامہ، البتہ محرم کے مہینہ میں یا جہاں شیعہ بطور اظہار غم کے پہنتے ہیں، وہاں نہ پہننا بہتر ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت صبغتُ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسها (ابوداؤد ج۲ص۵۶۳)

ویستحب الأبیض والأسود لأنه شعار بنی العباس ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة وعلی رأسه عمامة سوداء (شامی: ج۹/ ۵۰۵،زکریا)

وقال فی الشامی ایضا وندب لبس السواد لأن محمدًا ذکر فی السیر الکبیر فی باب الغنائم حدیثا یدل علی أن لبس السواد مستحب۔ (شامی ج۱/ ۴۸۶،زکریا

عورتیں کالے کپڑے سلوا سکتی ہیں، بشرطیکہ کسی خاص رسم یا عقیدہ کی بنیاد پر نہ ہو، اسی طرح کسی دوسرے رنگ کے کپڑے کے ساتھ کالی شلوار سلانا بھی جائز ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی چادر کو کالے رنگ میں رنگا، تو آپ ﷺ نے اسے زیبِ تن فرمایا؛ لہٰذا کالا لباس پہننا جائز ہے، البتہ آج کے دور میں مکمل

کالالباس باطل فرقے (شیعہ) کا شعار ہوچکا ہے؛ اس لیے بہتر ہے کہ پورے کالے لباس سے جہاں تک ہوسکے احتیاط رکھیں، (خصوصاً جن دنوں میں وہ کالے لباس کا اہتمام کرتے ہیں ان دنوں میں تو بالکلیہ اجتناب کریں)؛ تاکہ ان کی مشابہت سے بچ جائیں۔ فقط واللہ اعلم

قرآن کریم کی آیت:

"سرابیلھم من قطران"

کے تحت مفسرین نے یہ صراحت کی ہے کہ جہنمیوں کا لباس کالے رنگ کا ہو گا۔

((فتاوی محمودیہ ڈابھیل ۱۹/ ۲۶۵، کفایت المفتی زکریا ۹/ ۱۵۹، جدید زکریا مطول ۱۲/ ۳۱۳

جہنمیوں کا سیاہ لباس ہونے سے سیاہ لباس کی مطلقاً ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جنت و جہنم ایک الگ عالم ہے وہاں کے حالات و احکام پر دنیا کے حالات و احکام پر قیاس کرنا نادرست ہے۔

نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت سیاہ عمامہ کا استعمال ثابت ہے۔

کما ھو مصرح فی کتب الحدیث و الشمائل فتدبر و افھم و لا تکن من القاصرین

چنانچہ امہات المؤمنین حضرت عائشہؓ نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی چادر کو کالے رنگ میں رنگا، تو آپ انے اسے زیب تن فرمایا؛

عن عائشة رضی اللہ عنہ، قالت: صبغت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا۔

(أبوداؤد شریف، باب في السواد، النسخۃ الھندیۃ ۵۹۳ / ۲، دار السلام رقم: ۴۰۷۴، مسند أحمد بن حنبل ۱۳۲ / ۶، رقم: ۲۵۵۱۷-۱۴۴۶، رقم: ۲۵۶۳۰، ۲۱۹ / ۶، رقم: ۲۶۳۶۴، ۲۴۹ / ۶، رقم: ۲۶۶۴۶، مسند أبي داؤد الطیالسي، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰ / ۳، رقم: ۱۶۶۳)

وفي الحدیث جواز لبس السواد وھو متفق علیہ۔

((بذل المجھود، باب في السواد، دار البشائر الإسلامیۃ ۱۰۱ / ۱۲، تحت رقم الحدیث ۴۰۷۴، سہارنپور قدیم ۵۱ / ۵

چونکہ شیعہ شہداء_ کربلا رضی اللہ عنھم کے سوگ میں سیاہ لباس پہنتے ہیں خصوصا ایام_ محرم میں۔۔۔۔۔ حالانکہ خود شیعہ کی مستند کتاب " من لایحضرہ الفقیہ" میں حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ وکرم وجھہ کا قول نقل ہے کہ

"لا تلبسوا السواد فإنه لباس فرعون"

کہ سیاہ لباس نہ پہنو یہ فرعون کا لباس ہے۔

تو أهل السنة انہیں الزامی جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمہارا اپنے آئمہ کے فرامین جو خود تمہاری کتب میں درج ہیں پر عمل نہیں۔۔۔۔ اس الزامی جواب کو بعض لوگ بات پوری طرح نہ سمجھنے کی وجہ سے شریعت کا مسئلہ سمجھنے لگے ہیں جو کہ غلط فہمی ہے۔

ورنہ یہ ہے کہ فی نفسہ سیاہ لباس پہننا شریعت میں منع نہیں ہے بلکہ پہننا جائز ہے، ہاں البتہ آج کل کے دور میں کالا لباس شیعوں کا شعار ہو چکا ہے؛ اس لئے جہاں روافض سے مشابہت ہو خصوصاً محرم الحرام میں کالا لباس نہ پہنا جائے۔

سرابيل: جمع سربال، وهو القميص "من قطران" وهو عصارة تطبخ به الإبل الجربى، فيحرق الجرب لحدته، وهو أسود منتن يشتعل فيه النار بسرعة يطلى به جلود أهل النار حتى يكون طلاوة لهم كالقميص ليجتمع عليهم لدغ القطران، ووحشية لونه، ونتن ريحه مع إسراع النار فى جلودهم۔

((تفسير مظهرى، سورة إبراهيم: ٤٩، مكتبه زكريا قديم ٥/ ١٥٠، جديد ٥/ ٢٨٧، حاشيه جلالين/ ٢١٠

وقص الشارب أمارة أهل السنة والجماعة، وتركه أمارة الرفض، وكذا لبس السواد۔

((بزازية على الهندية، كتاب السير، الفصل الثالث: في الحظر والإباحة، زكريا جديد ٣/ ١٧٢، وعلى هامش الهندية ٦/ ٣١١

ويكره للرجل تسويد الثوب۔

(مجموعة الفتاوی ۴/ ۳۴۵)

فی الجامع للترمذی(۳۰۴/۱): عن جابر قال: دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکة یوم الفتح وعلیه عمامة سوداء ... قال وفی الباب عن علی وعمرو بن حریث وابن عباس ورکانة حدیث جابر حدیث حسن صحیح۔

وفیه أیضا

عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: لیس منا من تشبه بغیرنا۔ (سنن الترمذی، أبواب الاستیذان / باب ماجاء في کراهیة إشارة الید في السلام ۲/۹۹، رقم: ۲۶۹۵)

قال القاری: أی من شبّه نفسه بالکفار مثلاً فی اللباس وغیره، أو بالفساق أو الفجار، أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار "فهو منهم": أی فی الإثم أو الخیر عند اللہ تعالیٰ ... الخ۔

(بذل المجهود، کتاب اللباس / باب في لبس الشهرة ۱۲/۵۹ مکتبة دار البشائر الإسلامیة، وکذا في مرقاة المفاتیح، کتاب اللباس / الفصل الثاني ۸/۲۵۵ رقم: ۴۳۴۷ رشیدیة، وکذا في فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ۱۱/۵۷۴۳ رقم: ۸۵۹۳ نزار مصطفیٰ الباز ریاض

ویستحب الثوب الأبیض والأسود۔ (مجمع الأنهر ۲/۵۳۲)

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

محتاجِ دعاء: محمد موسیٰ شاکر غفر اللہ لہ شفیلڈ یو کے